تعظیمِ مصطفے

مع جشن میلاد کی برکتیں

8 ربیع الاول 1447

8 ربیع الاول 1447 کا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کاثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیاہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہوگی تو یہ سب چیزیں بھی جائز ہوجائیں گی۔اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے:

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّلْقَی اللّٰہَ غَدًا رَاضِیًا فَلْیُکْثِرِ الصَّلاۃَ عَلَیَّ

یعنی جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وَقت اللہ پاک اس سے راضی ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ مجھ پر کثرت سے دُرُود شریف پڑھے۔(کنزالعمال، کتاب الاذکار، قسم الاقوال، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ ،،، الخ، الجزء الاول، ۱/۲۵۵، حدیث:۲۲۲۶)

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بَیان سُننے کی نیّتیں:

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! رَبِیْعُ الْاَوَّل کا نُور بار مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس بابرکت مہینے میں پوری دنیا میں لاکھوں لاکھ عاشقانِ رسول اپنے آقا و مولیٰ، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کا جشن دھوم دھام سے منا کر آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنی عقیدت و محبّت کا اظہار کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کئی ملکوں اور شہروں میں اس سلسلے میں عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت سُنّتوں بھرے اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں جن میں نبیِّ کریم، رءوف و رحیم کی سیرتِ طَیِّبہ کے دلنشین واقعات اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مختلف اَوصاف کو بیان کیا جاتا ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج کے اس سنتوں بھرے اجتماع میں بھی ہم آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم سے متعلق ایمان افروز قرآنی آیات، تفاسیر، احادیثِ مبارکہ، واقعات و روایات اور علمائے کرام کے ارشادات سُننے کی سعادت حاصل کریں گے اور ان سے حاصل ہونے والے مدنی پھولوں کو چُن کر اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

1 ... جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعظیم بخشش کا سبب بن گئی

حضرت وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے روایت ہے کہ بَنی اِسرائیل میں ایک ایسا شَخْص تھا جس نے اپنی زِنْدگی کے دوسو (200) سال، اللہ پاک کی نافرمانی میں گُزارے، اسی نافرمانی کے عالَم میں اس کی موت واقع ہوگئی، بَنی اِسرائیل نے اس کے مُردہ جِسم کو ٹانگ سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا، اللہ پاک نے اپنے نبی حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی بھیجی کہ اس کو وہاں سے اُٹھاؤ اور اس کے کفن دفن کا انتظام کرکے اس کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے لوگوں سے اس کے مُتعلِّق پُوچھا، تو اُنہوں نے اس کے بدکردار ہونے کی گواہی دی، حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: یارَبّ کریم! بَنی اِسرائیل تو اِس کے بدکردار ہونے کی گواہی دے رہے ہیں کہ اس نے اپنی زِندگی کے دوسو (200) سال تیری نافرمانی میں گُزارے ہیں؟ اللہ پاک نے حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وَحْی فرمائی کہ یہ ایسا ہی بدکردار تھا، مگر اس کی یہ عادت تھی کہ جب کبھی تَورات شریف پڑھنے کے لئے کھولتا اور محمد کے اسمِ گرامی کی طرف دیکھتا تو اس کو چُوم کر اپنی آنکھوں سے لگالیتا اور اُن پر دُرُود پڑھا کرتا، پس میں نے اس کے اس عَمَل کی قدر کی اور اس کے گُناہوں کو مُعاف فرما کر اس کا نکاح ستّر (70) حُوروں کے ساتھ کر دیا۔ (حِلیۃ الاولیاء، ۴/ ۴۵، حدیث: ۴۶۹۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اس ایمان اَفروز حِکایت نے اَہْلِ اِیمان کے دِل و دِماغ کو خوشبودار کردیا، ذرا سوچئے! وہ شخص جو لمبے عرصے تک گُناہوں میں مُبتلا رہا اور اس دوران نیکیوں کے قریب بھی نہ گیا، لیکن نامِ مُصطفٰے کی تعظیم کے سبب اسے یہ اِنْعام ملا کہ حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اللہ پاک کے حکم

پر عمل کرتے ہوئے اس کے کفن دفن کا اِنْتِظام فرمایا، اس کے پچھلے تمام گُناہ مُعاف کردیئے گئے اور وہ رَحمتِ اِلٰہی کا حق دار ٹھہرا۔ غور کیجئے! جب حضرت مُوسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا اُمَّتی نامِ مُصْطَفٰے کی تَعْظِیم کے سبب بخشش و مغفرت کا حقدار ہوسکتا ہے تو پھر اُمَّتِ مُحَمَّدِیَّہ کا وہ فرد جو اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نہ صرف نام کی تعظیم کرے بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نِسْبَت رکھنے والی ہر چیز کی تَعظیم کو لازم و ضروری جانے تو پھر اس پر رَحمتِ اِلٰہی کی کیسی چھما چھم بارشیں ہوں گی۔ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ مُبارک کو تعظیم کی نِیَّت سے چُومنا نہ صِرف جائز ہے بلکہ اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کا ذَریعہ بھی ہے۔ یاد رکھئے! ایمان لانے کے بعد مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر کرنے کی بہت ہی زیادہ اہمیت ہے، عظمتِ مُصْطَفٰے کی اَہَمِیَّت و ضرورت پر کئی آیاتِ مُبارکہ دَلالت کرتی ہیں۔ چُنانچہ پارہ 26، سُوْرَۃُ الْفَتْح کی آیت نمبر 8 اور 9 میں ربِّ کریم اِرْشاد فرماتا ہے۔

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًاۙ(۸) لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ تُوَقِّرُوْهُؕ-وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا(۹)

(پارہ:۲۶، الفتح:۸،۹)

تَرجَمۂ کنز العرفان: بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا۔ تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو۔

اعلیٰ حضرت، امامِ اَہلسُنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس آیتِ کریمہ کے ضمن میں جو اِرْشاد فرمایا اس کا خُلاصہ یہ ہے: مُسلمانو! دیکھو اللہ پاک نے دِینِ اِسلام بھیجنے، (اور) قرآنِ مَجید اُتارنے کا مَقصد، تین (3) باتیں ہیں: پہلی یہ کہ اللہ پاک و رَسُول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانا، دُوسری یہ کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعظیم کرنا، تیسری یہ کہ اللہ پاک کی عِبادت کرنا۔ ان تینوں باتوں

کی بہترین تَرتیب تو دیکھئے، سب سے پہلے اِیمان کا ذِکر فرمایا اور سب سے آخر میں اپنی عبادت کا اور درمیان میں اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کا حکم اِرشاد فرمایا، کیونکہ اِیمان کے بغیر حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم فائدہ نہ دے گی۔

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کردہ آیاتِ مُبارکہ اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے اِرْشاداتِ عالیہ سے واضح ہوا کہ تعظیمِ مُصطفٰے ہی اَصلِ ایمان ہے۔ اگر کوئی شَخْص عظمتِ مُصطفٰے سے کنارہ کشی کرتے ہوئے دِیگر نیک اعمال کی کوشش کرتا ہے، تو اس کا کوئی عمل قابلِ قَبول نہ ہو گا۔ تعظیمِ مُصطفٰے میں ذرا سی خامی تمام نیک اعمال کی بَربادی کا باعث بن سکتی ہے۔ جیسا کہ پارہ 26 **سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت** کی آیت نمبر 2 میں اِرشادِ باری ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝۲ (پ: 26، الحجرات: 2)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو اور ان کے حضور زیادہ بلند آواز سے کوئی بات نہ کہو جیسے ایک دوسرے کے سامنے بلند آواز سے بات کرتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس آیتِ کریمہ کے تحت فرماتے ہیں: **معلوم** ہوا کہ حُضُور کی اَدنیٰ (معمولی سی) بے اَدَبی کُفر ہے، کیونکہ کُفر ہی سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں، جب ان کی بارگاہ میں اُونچی آواز سے بولنے پر نیکیاں برباد ہیں، تو دُوسری بے اَدَبی کا ذِکر ہی کیا ہے۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ نہ ان کے حُضُور (یعنی بارگاہِ مصطفٰے میں) چِلّا کر بولو، نہ انہیں عام اَلقاب سے پُکارو، جن سے ایک دوسرے کو پُکارتے ہیں، چچا، ابّا، بھائی، بشر نہ کہو، رَسُوْلُ اللہ، شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن کہو۔ (نور العرفان: ۸۲۳)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اللہ کریم کا پاک کلام تمام نبیوں کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وَسَلَّم کی عظمت وشان بیان کر رہا ہے اور ہمیں اُن کے دَر کی حاضری کے آداب سکھا رہا ہے کہ دربارِ رسالت میں صرف آواز کا بُلند ہو جانا ہی اتنا بڑا جُرم ہے کہ اس کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔ حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیاوی بادشاہوں کے درباری آداب، انسانی ساخت (یعنی انسانوں کے بنائے ہوئے) ہیں، مگر حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے دروازے شریف کے آداب رَبّ (کریم) نے بنائے، (اور) رَبّ (کریم) نے (ہی) سِکھائے، نیز یہ آداب صرف اِنسانوں پر ہی جاری نہیں بلکہ جِنّ واِنْس (جنات، انسان) و فرشتے سب پر جاری (ہوتے) ہیں۔ فرشتے بھی اِجازت لے کر دولت خانہ میں حاضری دیتے تھے، پھر یہ آداب ہمیشہ کے لیے ہیں۔ (نور العرفان: ۸۲۳)

پیارے اسلامی بھائیو! یادرکھئے! تمام ہی اَنْبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام احترام اور تعظیم کے لائق ہیں، قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے مُختلف مَقامات پر اَنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعظیم کا حکم اِرْشاد فرمایا اور اس حکم کی بَجا آوری کرنے والوں کو اِنْعام واِکْرام سے نوازنے کا وَعْدہ بھی فرمایا ہے۔ چُنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ الْمَآئِدَۃ کی آیت نمبر 12 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ	تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرضِ حسن دو تو بیشک میں تم سے تمہارے گناہ مٹا دوں گا اور ضرور تمہیں ان باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

بالخُصُوص حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کرنے والوں کو کامیابی کی خوشخبری عطا فرمائی ہے: چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف کی آیت نمبر 157 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ	تَرجَمۂ کنزالعرفان: تو وہ لوگ جو اس نبی پر ایمان

وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠﴿۱۵۷﴾	لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

یاد رکھئے! یہ اِنعامات اُسی وَقْت حاصل ہوں گے جب ہم ہر مُعاملے میں تمام انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام خُصُوصاً سَیِّدُ الانبیا، محمدِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیم وتَوقیر کو اپنے اِیمان کا حصّہ سمجھیں گے اوران کی معمولی توہین سے بھی بچنے کی کوشش کریں گے۔ اللہ پاک نے آدابِ نبوی سکھاتے ہوئے جہاں بارگاہِ رسالت میں آواز بُلند کرنے سے منع فرمایا، وہیں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو عام اَنداز میں پُکارنے کی بھی مُمانعت فرمائی ہے۔ چُنانچہ پارہ 18، سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 63 میں اِرشاد ہوتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ (پارہ:۱۸، النور:۶۳)	تَرجَمۂ کنزالعرفان: (اے لوگو!) رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ بنالو جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے۔

صَدْرُالاَفاضِل، حضرت علامہ مولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیم الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (اس آیت کے) ایک معنٰی مُفسّرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ (جب کوئی) رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو نِدا کرے (یعنی پُکارے) تو اَدَب و تکریم اور تَوقیر و تعظیم کے ساتھ آپ (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کے مُعظَّم (تعظیم کے لائق) اَلقاب سے نرم آواز کے ساتھ عاجزی والے لہجہ میں "یَا نَبِیَّ اللہ! یَا رَسُوْلَ اللہ! یَا حَبِیْبَ اللہ!" کہہ کر۔ (تفسیر خزائن العرفان، پارہ:۱۸، سورۃ النور: تحت الآیۃ:۶۳ ملخصًا)

حضرت عَبْدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اِرشاد فرماتے ہیں: پہلے حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کو یَا مُحَمَّدُ، یَا اَبَا الْقَاسِم کہا جاتا، جب اللہ کریم نے اپنے نبی، مکی مدنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کو اس سے مُمانَعت فرمائی، توصحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان یَا نَبِیَّ اللہ، یَا رَسُوْلَ اللہ کہا کرتے۔ (دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل

الاول، الجزء الاول ص۱۹)

پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم کا مُعاملہ کس قدر اَہم ہے کہ اللہ پاک کو یہ بات بھی ناپسند ہے کہ کوئی میرے حبیب (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا نام لے مُخاطب کرے۔ عُلماء تصریح (وضاحت) فرماتے ہیں: حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نام لے کر ندا کرنی (یعنی پکارنا) حَرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ: ۳۰/۱۵۷) یاد رہے! حُضُورِ انور، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم صِرف حیاتِ ظاہری تک مَحْدُود نہیں تھی بلکہ رہتی دُنیا تک آنے والے ہر مُسلمان پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کو تسلیم کرنا لازم ہے۔ جیسا کہ

حضرت حضرت علامہ اِسمٰعیل حقّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُورِ پُرنور، شافعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حَیات اور ظاہری وَفات کے بعد غَرَض ہر حالت میں حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تَعْظِیم و تَوقیر اُمَّت پہ لازِم اور ضَروری ہے کیونکہ دِلوں میں جتنی حُضُور کی تعظیم بڑھے گی اِتنا ہی نُورِ ایمان میں اِضافہ ہوتا رہے گا۔ (تفسیر روح البیان ج۷، ص۲۱۶)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا! حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عشق و مَحبَّت اور ہر مُعاملے میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بے حد اَدب، ایمان میں اضافے کا سبب اور اِیمان کی جڑ ہے۔ اس بات کو یُوں سمجھئے کہ اگر کسی درخت کی جڑ ہی کٹ جائے تو وہ درخت سُوکھ جات اور اس پر لگے ہوئے پھل اور پُھول گل سڑ کے جھڑ جاتے ہیں، اِسی طرح تَعْظِیمِ مُصْطَفٰے، اِیمان کے پودے کی جڑ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے بغیر اِیمان کا پودا کبھی ہرا بھرا نہیں رہ سکتا اور نیک اَعمال کی صُورت میں اس پر لگے ہوئے پھل اور پُھول ضائع ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اپنی نیکیوں کو باقی رکھنے اور ایمان کے درخت کو بڑھانے کیلئے اَدبِ رسول کو لازِم سمجھئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے تعظیمِ مُصطَفٰے کی ایسی داستانیں تحریر فرمائیں کہ اس کی مِثال ملنا ناممکن ہے۔ آیئے! شمعِ رسالت کے ان پروانوں کے عشقِ

مُصْطفٰے کے چند ایمان افروز واقعات سُنتے ہیں۔

1. روایت میں ہے کہ حضورانور، شہنشاہِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، کمالِ اَدب واِحترام کی وجہ سے آپ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا دروازہ ناخنوں سے کھٹکھٹاتے تھے۔

(شرح شفا، ۲/۷۱)

2. اسی طرح صُلحِ حُدَیْبِیَہ کے سال قُریش نے حضرت عُروہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو (جو ابھی ایمان نہ لائے تھے)، شہنشاہِ دوعالَم، نُورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بھیجا، اُنہوں نے دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم جب وُضو فرماتے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان وضو کا پانی حاصل کرنے کے لئے اس قدر تیزی سے بڑھتے کہ یُوں معلوم ہوتا، جیسے ایک دوسرے سے لڑ پڑیں گے۔ جب لُعابِ مُبارک ڈالتے یا ناک صاف کرتے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان اسے ہاتھوں میں لے کر (اس سے برکتیں حاصل کرنے کے لئے) اپنے چہرے اور جسم پر مل لیتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم انہیں کوئی حکم دیتے تو فوراً حکم پر عمل کرتے، جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم گفتگو فرماتے تو وہ خاموش رہتے اور تعظیمِ مُصْطفٰے کے سبب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہ دیکھتے۔ جب حضرت عُروہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ اَہْلِ مکہ کے پاس واپس گئے تو ان سے کہا: اے قُریش کی جماعت! میں قَیصر و کِسریٰ اور نَجاشی (جیسے بادشاہوں) کے درباروں میں بھی گیا ہوں، لیکن خدا پاک کی قسم! میں نے کسی بادشاہ کی اُس کی قوم میں ایسی شان وشوکت نہیں دیکھی، جیسی شان (حضرت) محمد (مُصْطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ان کے صحابہ (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) میں دیکھی ہے۔ (شفا، فصل فی عادۃ الصحابۃ فی تعظیمہ، ۲/۳۸)

3. ایک بار حُضور سراپا نور، شاہِ غیور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے پُوچھا گیا: اَنْتَ اَکْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللّٰہ؟ یعنی آپ بڑے ہیں یا، رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

بڑے ہیں ؟اِرشاد فرمایا: **هُوَ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَاَنَا كُنْتُ قَبْلَهٗ** یعنی بڑے تو وہی ہیں، بس پیدا میں ان سے پہلے ہوا ہوں۔(کنز العمال:۱۳/ ۲۲۴ حدیث:۳۷۳۴۴)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کیسی والہانہ محبّت اور تعظیم کیا کرتے تھے کہ عمر میں بڑے ہونے کے باوُجود بھی بڑا ہونے کی نسبت رَسُولُ اللّٰہ کی طرف ہی کرتے۔لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم بھی عشقِ مُصْطَفٰے کی شمع نہ صرف اپنے دل میں روشن کریں بلکہ اپنی اَولاد کو بھی صحابۂ کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان کے عشقِ رسول کے پیارے پیارے واقعات سُنا کر بچپن ہی سے ان کے دل میں محبّتِ رسول کو مضبوط کریں۔اس کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی 274 صفحات پر مُشْتَمِل کتاب **"صحابۂ کرام کا عشقِ رسول"** کا مُطالَعہ بے حد مُفید رہے گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جس طرح خُود تاجدارِ انبیا، سرورِ ہر دوسرا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ اَقْدس کی تعظیم ضروری ہے،اِسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے نسبت رکھنے والے اَصحاب و اَزواج، آل و اَولاد اور تبرُّکات کے ساتھ ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذِکرِ اَقْدس کی بھی تعظیم ضروری ہے۔یُوں تو تمام ہی دِینی مَحافل میں ذِکرِ مُصْطَفٰے کیا جاتا ہے، لیکن اِجتماعِ میلاد میں خصوصیت کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ذِکرِ خَیر ہوتا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان و عظمت کو بیان کیا جاتا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرتِ مُبارکہ کے پیارے پیارے واقعات سُنائے جاتے ہیں، لہٰذا جشنِ عیدِ میلادُ النبی مَنانا بھی تعظیمِ مُصْطَفٰے ہی کی ایک صُورت ہے۔(روح البیان،ج۹،ص۵۶)

حضرت اِمام جلالُ الدِّین سُیوطی شافعی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: مِیلادِ مُصْطَفٰے منانے میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مرتبے کی تعظیم ہے۔(الحاوی للفتاوی،ج۱،ص۲۲۲) اسی طرح حضرت محمد بن یُوسف صالحی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: مِیلاد منانے سے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی محبّت اور تعظیم ہوتی ہے۔(سبل الہدی

والرشاد، ج ۱، ص ۳۶۵) ہماری خُوش نصیبی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِیْعُ الْاَوَّل کا مُبارَک مہینا ہمارے درمیان جلوہ گر ہے، اس رحمتوں والے مہینے کے آتے ہی عاشقانِ رسول کے دلوں میں خُوشیوں کی لہر دوڑ جاتی ہے اور وہ جشنِ عید میلادُ النبی کی تیاریوں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور کیوں نہ ہوں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آمد پر تو پُوری کائنات خوش ہو گئی، عرش خُوشی سے جُھوم اُٹھا، کُرسی بھی خُوشی سے اِترانے لگی اور جِنّوں کو آسمان پر جانے سے روک دیا گیا، تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: بے شک ہمیں اپنے راستے میں بڑی مَشَقَّت کا سامنا ہوا ہے اور فرشتے اِنتہائی خُوشی سے تسبیح خوانی کرنے لگے، ہوائیں جُھوم جُھوم کر چلنے لگیں اور بادلوں کو ظاہر کر دیا، باغات میں ٹہنیاں جُھکنے لگیں اور کائنات کے گوشے گوشے سے **"اَھْلًا وَّسَھْلًا مَّرْحَبًا"** کی صدائیں آنے لگیں۔ (الروض الفائق، ص ۲۴۳) اَلْغَرَض! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سَراسَر رحمتوں اور برکتوں کا مَنْبَع ہے، چُنانچہ

اَصحابِ فیل کی ہلاکت کا واقعہ، فارس کے مجوسیوں کی ایک ہزار (1000) سال سے جلائی ہوئی آگ کا ایک لمحہ میں بجھ جانا، کسریٰ کے محل کا زَلزلہ اور اس کے چودہ (14) کنگروں کا زمین بوس ہو جانا، "ہَمْدان" اور "قُم" کے درمیان چھ (6) میل لمبے چھ (6) میل چوڑے "بُحَیْرۂ ساوہ" کا یکایک بالکل خُشک ہو جانا، حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی والدہ کے بدنِ مُبارَک سے ایک ایسے نُور کا نکلنا، جس سے "بصریٰ" کے محلات روشن ہو گئے۔ (المواھب اللدنیۃ وشرح الزرقانی، ولادتہ... الخ، ۱/ ۱۶۷، ۲۲۸، ۲۲۱، ۲۲۷) یہ تمام واقعات اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں، جو حضور سراپا نور، فیضِ گنجور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے پہلے ہی خُوشخبری دینے والے بن کر عالَمِ کائنات کو یہ خُوشخبری دینے لگے

پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جشنِ عید مِیلادُ النبی مَنانا ایک مُبارَک کام ہے، اس کے مَنانے والوں کو اللہ کریم کی طرف سے بے شُمار دِینی و دُنیاوی رحمتیں ملتی ہیں۔ جیسا کہ

تفسیرِ رُوحُ الْبَیان میں ہے: مَحفلِ میلاد شریف کی برکت سال بھر تک گھر میں رہتی ہے۔ (روح البیان

۹/۵۷،)اسی طرح حضرت امام قَسطلانی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں:”وِلادتِ باسعادت کے ایّام میں مَحْفِلِ میلاد کرنے کی خُصُوصِیَّت میں سے یہ تَجرِبہ شُدہ بات ہے کہ اس سال اَمن و اَمان رہتا ہے۔ اللہ کریم اُس شخص پر رَحمت نازِل فرمائے، جس نے ماہِ وِلادت کی راتوں کو عید بنالیا۔“ (مواہِبُ اللّدُنیّہ ج ۱ ص ۱۴۸) جَشنِ میلاد مَنانے والے کو دُنیاوی برکتوں کے ساتھ ساتھ جنّت کی خوشخبری بھی ہے۔ مشہور محدّث حضرت شاہ عبدُالحق مُحدّث دِہلوی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ فرماتے ہیں: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت کی رات خُوشی مَنانے والوں کی جَزاء یہ ہے کہ اللہ کریم انہیں اپنے فَضل و کرم سے **جَنّٰتُ النَّعِیم** میں داخِل فرمائے گا۔ مُسلمان ہمیشہ سے مَحفِلِ میلاد مُنعقِد کرتے آئے ہیں اور وِلادت کی خُوشی میں دعوتیں دیتے، کھانے پکواتے اور خُوب صَدَقہ وخیرات دیتے آئے ہیں۔ خُوب خُوشی کا اِظہار کرتے اور دل کھول کر خَرچ کرتے ہیں، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وِلادتِ باسعادت کے ذِکر کا اِہتمام کرتے ہیں، اپنے مکانوں کو سَجاتے ہیں اور اِن تمام اچھے کاموں کی بَرَکت سے ان لوگوں پر اللہ کریم کی رَحمتوں کا نُزول ہوتا ہے۔

(مَاثَبَتَ مِنَ السُّنَّۃ ص ۷۴ ملخصاً، صبح بہاراں، ص۱۱)

1500 واں جشنِ ولادت مرحبا صد مرحبا

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا میلاد مَنانے والوں سے اللہ کریم کس قدر خُوش ہوتا ہے اور انہیں کیسے کیسے عظیمُ الشّان اِنعام واِکرام سے نوازتا ہے۔ اور اس بار تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا 1500 واں جشنِ ولادت ہے بھرپور تیاریاں فرمائیں، جشنِ وِلادت کی خُوشی میں مسجِدوں، گھروں، دُکانوں، سُواریوں اور اپنے مَحلّے میں بھی سبز سبز پرچم لہرایئے، خُوب چراغاں کیجئے یا کم اَز کم بارہ(12) بلب تو ضرور روشن کیجئے، بلکہ چونکہ یہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا 1500 واں جشن میلاد ہے تو 15 کی نسبت سے 15 بلب اور 15 جھنڈے اپنے گھروں پر لگایئے ربیعُ الاوّل

کی بارھویں رات حُصُولِ ثواب کی نیّت سے اجتماعِ ذِکر و نعت میں شرکت کیجئے اور صُبحِ صادِق کے وَقْت سبز سبز پرچم اُٹھائے دُرُود و سلام پڑھتے ہوئے اَشکبار آنکھوں کے ساتھ صُبحِ بہاراں کا اِستِقبال کیجئے۔

1500واں جشنِ ولادت	مرحبا! صد مرحبا!	آئے شاہِ ختمِ نبوت	مرحبا! صد مرحبا!
آئے تاجدارِ رسالت	مرحبا! صد مرحبا!	آئے جہاں میں جانِ رحمت	مرحبا! صد مرحبا!
صاحبِ عظمت و شان و شوکت	مرحبا! صد مرحبا!	سب سے بڑی اللہ کی نعمت	مرحبا! صد مرحبا!
آمنہ چمکی تیری قسمت	مرحبا! صد مرحبا!	گود میں آئی ربّ کی رحمت	مرحبا! صد مرحبا!

12 ربیعُ الاوّل کے دن ہو سکے تو روزہ بھی رکھ لیجئے کہ ہمارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یَومِ وِلادت مَنایا کرتے تھے، جیسا کہ

حضرت اَبُو قتادہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: بارگاہِ رِسالت میں پیر کے روزے کے بارے میں دَرْیافت کِیا گیا تو اِرشاد فرمایا: ”اِسی دن میری وِلادَت ہوئی اور اسی روز مجھ پر وَحْی نازِل ہوئی۔“ (مُسلِم ص۵۹۱ حدیث۱۱۶۲) یاد رہے! نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادت پر خُوشی مَنانے کا حکم قرآنِ کریم سے ثابت ہے۔ چُنانچہ پارہ 11 سورۂ یُونُس کی آیت نمبر 58 میں اِرشاد ہوتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْاؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ(۵۸) (پارہ ۱۱، یونس ۵۸)	تَرجَمۂ کنزالعرفان: تم فرماؤ: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر ہی خوشی منانی چاہیے، یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں۔

حَکیمُ الْاُمَّت حضرت مُفْتی اَحمد یار خان رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت اِرشاد فرماتے ہیں: اے محبُوب! لوگوں کو یہ خُوشخبری دے کر انہیں یہ حکم بھی دو کہ اللہ (کریم) کے فَضْل اور اس کی رَحمت مِلنے پر خُوب خُوشیاں مَناؤ۔ عُمُومی خُوشی تو ہر وَقْت مَناؤ، خُصُوصی خُوشی اُن تاریخوں میں جِن میں یہ

نِعمت آئی یعنی رَمضان، خُصُوصاً شَبِ قَدر اور رَبِیْعُ الْاَوَّل خُصُوصاً بارہویں تاریخ میں کہ رَمضان میں اللہ (کریم) کا فَضل قُرآن آیا اور رَبِیْعُ الْاَوَّل میں رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن، یعنی محمد ِ مُصطفٰے (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پیدا ہوئے۔ یہ فَضل و رَحمت یا اُن کی خُوشی مَنانا، تُمہارے دُنیوی جَمْع کیے ہوئے مال و مَتاع، رُوپیہ، مَکان، جائیداد، جانور، کھیتی باڑی بلکہ اَولاد وغیرہ سب سے بہتر ہے کہ اس خُوشی کا نَفْع (فائدہ) شَخْصی نہیں بلکہ قَومی ہے۔ وَقتی نہیں بلکہ دائمی (ہمیشہ رہنے والا) ہے۔ صرف دُنیا میں نہیں بلکہ دِین و دُنیا دونوں میں ہے۔ جِسمانی نہیں بلکہ دِلی اور رُوحانی ہے۔ برباد نہیں بلکہ اِس پر ثَواب ہے۔ (تفسیرِ نعیمی:۱۱/۳۶۹)

اَہْلِ سُنَّت کا مذہب:

پیارے اسلامی بھائیو! اَہلسنّت کے مذہب میں مجلسِ میلادِ پاک اَفْضَل ترین مَنْدُوبات (یعنی مُستحبات) اور اعلیٰ ترین نیک کاموں میں سے ہے۔ (الحق المبین، ص:۱۰۰)

صَدرُ الشَّرِیعہ، بَدرُ الطَّرِیقہ حضرت عَلّامہ مولانا مُفتی محمد اَمْجَد علی اَعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میلاد شَریف یعنی حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی وِلادَتِ اَقْدس کا بَیان جائز ہے۔ اِسی کے ضِمن میں اس مَجلِسِ پاک میں حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے فَضائل و مُعْجِزات و سِیَر (خَصلتیں) و حالات وحَیات ورضاعت وبِعْثَت (زندگی، بچپن اور دنیا میں تشریف آوری) کے واقِعات بھی بَیان ہوتے ہیں، ان چیزوں کا ذِکر احادیث میں بھی ہے اور قُرآنِ مجید میں بھی۔ اگر مُسلمان اپنی مَحفِل میں بَیان کریں، بلکہ خاص ان باتوں کے بَیان کرنے کے لیے مَحفِل مُنْعَقِد کریں، تو اس کے ناجائز ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ اس مَجلِس کے لیے لوگوں کو بُلانا اور شَریک کرنا خَیر (بھلائی) کی طَرف بُلانا ہے، جس طرح وَعظ (مذہبی تقریر) اور جلسوں کے اِعلان کیے جاتے ہیں، اِشْتِہارات چھپوا کر تَقْسِیم کیے جاتے ہیں، اَخبارات میں اس کے مُتَعَلِّق مَضامِین شائع کیے جاتے ہیں اور ان کی وجہ سے وہ وَعظ (مذہبی تقریر) اور جلسے ناجائز نہیں

ہو جاتے، اسی طرح ذِکرِ پاک کے لیے بُلاوا دینے سے اس مَجلِس کو ناجائز و بِدعت نہیں کہا جاسکتا۔(بہار شریعت، ج:۳، ص:۶۴۴۔۶۴۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عیدِ میلادُ النَّبی اور دعوتِ اسلامی

پیارے اسلامی بھائیو! مُسلمانوں کیلئے سُلطانِ مدینۂ منوّرہ، شَہَنْشاہِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے یومِ وِلادَت سے بڑھ کر اور کون سا دن "یومِ اِنعام" ہوسکتا ہے؟ کیونکہ کائنات کی تمام رونقیں اور تمام نعمتیں اُنہی کے ذریعے تو ملی ہیں اور یہ دن تو عیدوں سے بھی بڑھ کر ہے، کہ دونوں عیدیں بھی اسی کے صَدقے میں نصیب ہوئیں ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے تحت دنیا بھر کے کئی ممالک میں بے شمار مقامات پر ہر سال عیدِ میلادُ النبی شاندار طریقے سے مَنائی جاتی ہے۔ ربیعُ الاوّل کی 12ویں شب کو عظیمُ الشّان اجتماعِ میلاد کا اِنعقاد ہوتا ہے اور عید کے روز یعنی 12 ربیع الاوّل "مرحبا یا **مُصْطَفٰے**" کی دُھومیں مچاتے ہوئے بے شُمار جلوسِ میلاد نکالے جاتے ہیں، جن میں لاکھوں عاشقانِ رسول شریک ہوتے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے اجتماعِ میلاد میں ضرور شرکت فرمائیں، نیز ہر **جمعرات بعد نمازِ مغرب** دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار اجتماع ہوتا ہے، اس میں تِلاوت، نعت، سُنّتوں بھرا بیان، ذِکر اور رِقّت انگیز دُعا کروائی جاتی ہے، آپ سے التجاء ہے ❁ آپ بھی ہفتہ وار اجتماع میں پابندی کے ساتھ شرکت کیا کیجئے! ❁ دِینی اجتماع میں بیٹھنے اور ذِکر کرنے والوں کی اپنی تو کیا شان ہو گی! حدیثِ پاک کے مطابق جو ان کے پاس بیٹھ جائے، وہ بھی بدبخت نہیں رہتا[1] الحمد للہ! ہفتہ وار اجتماع میں ذِکر ہوتا ہے ❁ عِلْمِ دِین سیکھنے کو ملتا ہے ❁ نیک صحبت میں

1 ... مسلم، کتاب الذکر والدّعا... الخ، باب فضل مجالس الذکر، صفحہ:1037، حدیث:2689۔

www.dawateislami.net

بیٹھنا اور ❁ مسجد میں وقت گزارنا نصیب ہوتا ہے ❁ ایک اَہَم برکت یہ کہ دِینی اجتماع کے لئے جانا بھی راہِ خُدا میں نکلنا ہے، ہفتہ وار اجتماع میں تشریف لائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللهُ الْکَرِیْم! گھر سے نکلنے سے لے کر واپس لوٹنے تک سارا وقت راہِ خُدا میں شُمار ہوگا ❁ ہر جمعرات پابندی سے ہفتہ وار اجتماع میں اَوّل تا آخر شرکت کی نیّت کر لیجئے! اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد